www.emarsiya.com

بے لوث چاہتیں

مغرب میں ڈوبتا ہوا سورج گواہ ہے

انتساب

میں یہ کوشش اپنے (جد) نانا سید عوض علی ابن سید تونگر علی مرحوم سے منسوب کرتا ہوں۔

آثر سلطانپوری

Scanned with CamScanner

www.emarsiya.com

اظہاریہ

از سید ابوذر شہرت بلگرامی ادیب عالم ملیر کراچی

منصفانہ نظر ڈالیے تو مرثیہ کے امکانات حضرت دبیر اعلیٰ اللہ مقامہ و حضرت انیس اعلیٰ اللہ مقامہ کے ساتھ بڑی حد تک ختم ہو جانے کے بعد "موضوعاتی مرثیہ" کا دور شروع ہوا جو در حقیقت مسدس اور نظموں کی ارتقا کا دور ہے۔ اس دور میں جناب اثر صاحب سلطان پوری کا تخلیق کردہ صرف ایک مرثیہ "بے لوث چاہتیں" کو بغور پڑھنے کے بعد اس نتیجہ پر پہنچا کہ اثر صاحب کے مراثی رنگ جدید و قدیم کے ساتھ حضرات انیس و دبیر کا طرز و انداز لئے ہوئے ہیں چنانچہ اثر صاحب کے متذکرہ مرثیہ کا ایک بیت استدلال کے لئے۔

دو دستئی علیؑ سے ہوئی چار ذوالفقار　　بس مرد ہیں علیؑ تو ہے تلوار ذوالفقار

آپ کے کلام میں تنوع ہے۔ حمد، نعت، منقبت، واقعات کربلا اور اہلبیت کا ذکر حضرات ائمہ طاہرینؑ سے دلی وابستگی کی دلیل ہے چنانچہ اپنے تخلیق کردہ مرثیہ کے بند کے بیت جو جناب اثر صاحب سے ذواتِ مقدسہ سے دلی وابستگی کا آئینہ دار ہے ضرور پیش کروں گا۔

جنت علیؑ سے قرب شعوری کا نام ہے　　دوزخ علیؑ کی ذات سے دوری کا نام ہے

قرینہ غالب ہے کہ اہل علم حضرات اس مجموعۂ مراثی کو شوق و عقیدت سے پڑھیں گے شاعر کو اپنے موضوع سے شدید جذباتی لگاؤ ہے۔

شاعرِ محسنینِ انسانیت

سید ابوذر شہرت

Scanned with CamScanner

www.emarsiya.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

بے لوث چاہتیں

(۱)

مغرب میں ڈوبتا ہوا سورج گواہ ہے عالم میں راہ و رسم سفید و سیاہ ہے
لیلائے شب سے رابطۂ نورِ ماہ ہے یہ انتہا کہ واجب و ممکن میں چاہ ہے
یادِالٰہیٔ بندۂ و آقا ہے مستند
معراج میں رسولؐ کا جانا ہے مستند

(۲)

اللہ و مصطفیٰ کی محبت ہے بے مثال وہ خود جمیل ہو کے ہے گرویدۂ جمال
وہ ذوالجلال اور یہ محبوبِ ذوالجلال وہ ہر طرح کمال یہ ہر طرح کا کمال
کیونکر کمال چھوڑ دے صاحب کمال کو
کیا خود جمیل چاہے نہ اپنے جمال کو

(۳)

کیا کہیے کیسے کیسے محبت کے راز ہیں وہ غیب ہے یہ غیب کے عرفان ساز ہیں
یہ حسنِ واقعی کے لباسِ مجاز ہیں اک بے نیازِ راز کے راز و نیاز ہیں
بے لوث کر لے اپنی تو چاہت کو آدمی
پھر سمجھے بے نیاز محبت کو آدمی

Scanned with CamScanner

www.emarsiya.com

(۴)

اصحابِ مصطفیٰ میں وہ بے لوث چاہتیں
قرباں نشاط و عیش تصدق وجاہتیں
آرام چین چھوڑ کے جھیلیں کراہتیں
مانع کوئی مرض نہ مزاحم نقاہتیں
کمریں غلامیوں کے لئے استوار تھیں
فرمان پر حضور کے جانیں نثار تھیں

(۵)

یہ تھے وہ لوگ جن میں رہے روز و شب نبیؐ
ان دیکھا ایک دوست تھا یثرب سے دور بھی
اس نے سنا تھا جب سے کہ کہتا تھا پادری
پھیلی ہوئی ہے طلعتِ نورِ محمدیؐ
نصرانیو یہ وقت سعادت کا وقت ہے
یہ آخری نبی کی ولادت کا وقت ہے

(۶)

اس دم سے تھی اویسؓ کے دل کو لگی ہوئی
مل جائے کس طرح سے زیارت حضور کی
بیماری ماں کی گھر سے نکلنے نہ دیتی تھی
مجبوریوں میں کٹتی رہی اس کی زندگی
بطحا سے ہو کے اس کے پڑوسی جو آتے تھے
پیغمبرؐ و بتولؑ کے قصّے سناتے تھے

(۷)

پھر یہ سنا مدینے کو شمسُ الضحیٰ گئے
لاکھوں غریب اپنا مقدر بنا گئے
اسلام و کفر مارنے مرنے پہ آ گئے
مکّی شکست بدر کے میداں میں کھا گئے
یہ سن کے جھرجھری سی جوانی کی آ گئی
بیمار ماں کو دیکھ کے مایوسی چھا گئی

شفق ۱۲

Scanned with CamScanner

www.emarsiya.com

(۸)

ہر سمت گونجتی تھی علیؑ کی بہادری بل کھا رہے تھے طیش میں اموی جگادھری
آتش میں انتقام کی جلتی تھی کافری آخر کو چڑھ کے آئی اُحد پر چڑھا کھری
تلوار غازیوں کے جو پنجے میں آگئی
مکّے کے سورماؤں کے چھکّے چھڑا گئی

(۹)

چھینے کمان و تیر کلائی مروڑ کے پھینکے سنان و تیغ و تبر توڑ توڑ کے
پٹکے زمیں پہ خود و زرہ توڑ پھوڑ کے کفار بھاگے طبل و علم چھوڑ چھوڑ کے
رنگین خوں سے عرصۂ جنگ و مصاف تھا
کچھ سر ہوئے جو صاف تو میدان صاف تھا

(۱۰)

بھاگا غنیم جیتی سپہ لوٹنے لگی چھوڑا سروں کو خود وزرہ لوٹنے لگی
کرنی تو تھی صفر کی دہہ لوٹنے لگی معذوریٔ جہاد مزہ لوٹنے لگی
میداں میں حال کیا ہے کسی کو خبر نہ تھی
دشمن کی حرکتوں پہ کسی کی نظر نہ تھی

(۱۱)

درّہ سے ہو کے آگیا خالد بنِ ولید جیتی سپہ پہ حملہ ہُوا اور اک مزید
یلغار کافروں کی نبیؐ پر ہوئی شدید دنداں محمدؐ عربی کے ہوئے شہید
حمزہؑ نبیؐ کی ڈھال تھے حیدرؑ نبیؐ کی تیغ
مشکل ہُوا دفاع جو ٹوٹی علیؑ کی تیغ

Scanned with CamScanner

www.emarsiya.com

(۱۲)

ریلا ہوا حضور گرے ایک غار میں　　کام آئے حمزہؑ بھی کسی کافر کے وار میں
حیدرؑ کو ذوالفقار ملی کار زار میں　　جبریلؑ کی پکار یہ تھی گیر و دار میں
دو دستیٔ علیؑ سے ہوئی چار ذوالفقار
بس مرد ہیں علیؑ تو ہے تلوار ذوالفقار

(۱۳)

حیدرؑ نے ذوالفقار کے جوہر دکھا دیئے　　خالد کے خوابِ کفر کے پرزے اڑا دیئے
آیا تھا جن کی شہ پہ وہ اصنام ڈھا دیئے　　بھرتی کے لشکری جو بچے تھے بھگا دیئے
اسلام کے بزرگوں کا کیا ذکر کیجیئے
بُزغالوں کا کہ گرگوں کا کیا ذکر کیجیئے

(۱۴)

مجروح جس گھڑی ہوئے دندانِ مصطفیٰؐ　　تھا عارضہ اویس کی ماں کا بڑھا ہوا
دن بھر نہ اسکو جنگ کی سُدھ بُدھ رہی ذرا　　شب کو سنا اُحد سے جو اک لوٹا قافلہ
سن کر یہ ماجرا وہ بہت ہی نڈھال تھا
کیونکر کہوں جو عاشق صادق کا حال تھا

(۱۵)

آخر کو ضبط ہو نہ سکا جب اویسؒ سے　　پتھر سے اپنے دانت کئی منہدم کئے
مضروب دانت آقا کے تھے جانے کون سے　　یہ کہہ کے سارے دانت ہی اپنے گرا دیئے
صدق و خلوص جذبِ محبت یہی تو ہے
بے لوث چاہتوں کی علامت یہی تو ہے

Scanned with CamScanner

www.emarsiya.com

(۱۶)

اک روز کچھ جو ماں کی طبیعت ہوئی بحال　　بولی کہ جا نبیؐ کی زیارت کو میرے لال
دن ان کے پاس رہیو مگر یہ رہے خیال　　یوں لوٹیو کہ رات کا بچھنے نہ پائے جال
تو آئے گا تو مجھ کو دوا بھی پلائے گا
ورنہ یہاں ہے کون جو پانی پلائے گا

(۱۷)

رخصت کیا پسر کو یہ کہہ کر ضعیفہ نے　　کیا تیز تیز دشت و جبل اس نے طے کئے
کی دوپہر رسولؐ کی مسجد کے سامنے　　لیکن سُنا حضور ہیں باہر کہیں گئے
یہ سُن کے ناامیدی میں ڈوبا دلِ اویسؒ
نظروں کو کالے کوس لگی منزلِ اویسؒ

(۱۸)

کہنے لگے ملا دو جناب امیرؑ سے　　سب نے کہا جُدا نہیں سلطاں وزیر سے
سمجھے اویسؒ روٹھی ہے قسمت فقیر سے　　اب تک جواں تھے ہوگئے اب پیر پیر سے
آواز دی یہ چوم کے چوکھٹ بتولؑ کی
شاید نہیں نصیب زیارت رسولؐ کی

(۱۹)

بی بی نے آ کے پُشت پہ دروازے کے کہا　　بابا نے جاتے وقت تھا یاد آپ کو کیا
بیٹی اویسؒ نامی جو آئے ترا چچا　　دیجو اُسے سلام بھی پیغام بھی مرا
یہ امتحانِ عشق ہی ہجراں سرشت ہے
مومن کو ماں کے پاؤں کے نیچے بہشت ہے

Scanned with CamScanner

(۲۰)

حکمِ خدا اویسؑ کو فرمودۂ نبیؐ خدمت میں ماں کی کٹ گئی مومن کی زندگی
اس مومنہ نے بعد جمل کے وفات کی پوری ہوئی وہ بات نبیؐ نے کہی جو تھی
دل کی تو دل میں رہ گئی دیدارِ یار کی
صفین آ کے جان علیؑ پر نثار کی

(۲۱)

بے لوث ایک اور محبت کروں بیاں ابن رسول و ابن مظاہر کی داستاں
اک پرخلوص دعوتِ شیراز درمیاں مہماں معہِ حسینؑ ہیں پیغمبرؐ زماں
دعوت حبیب ابنِ مظاہر کے گھر میں ہے
خورشیدِ نینوائے محبت سفر میں ہے

(۲۲)

ہوتے ہیں انتظار کے لمحات بھی عجیب کہتے تھے آئیں گھر وہ ہمارے خوشا نصیب
بارے جو وقتِ آمد مہماں ہوا قریب آمد کی شان دیکھنے چھت پر گئے حبیب
بیتابی میں اِدھر کو ادھر ہو کے پھر گئے
باہر کو چھت سے پاؤں پڑا نیچے گر گئے

(۲۳)

بیٹا اٹھا کے لائے مظاہر جو گود میں بیہوش ہے کہ جان نہیں ماں سے کیا کہیں
میت پسر کی دیکھ کے روئیں کہ چپ رہیں مہمان آرہے ہیں تو کیا میزباں کریں
ماں نے بچھایا پھرتی سے اک ٹاٹ برگ کا
بولی کہ کام بعدِ ضیافت ہے مرگ کا

شفق ۱۲

Scanned with CamScanner

www.emarsiya.com

(۲۴)

اور باپ نے چٹائی میں میت لپیٹ کر　　لے جا کے کوٹھری میں کھڑا کر دیا پسر
مہمان آئے خوان لگا قصہ مختصر　　لا لا کے قاب چُن دئے سب کھانے خوان پر
بولے یہ دست بستہ مظاہرؓ کہ کھایئے
بولے نبی حسینؑ سے لقمہ اٹھایئے

(۲۵)

بولے حسینؑ آپ کا ساتھی ہے میزباں　　جو میرا ساتھ دے ہے مرا میزباں کہاں
کہیے مرا حبیبؓ کہاں ہوگیا نہاں　　مطلق نہیں ہے خاطرِ مہماں کا اس کو دھیاں
رک جایئے کچھ اور ابھی آئے گا حبیبؓ
چھپ کر حسینؑ سے بھی کہاں جائے گا حبیبؓ

(۲۶)

کچھ کرکے انتظار مظاہرؓ نے یہ کہا　　لڑکوں کے ساتھ جانے کہاں وہ چلا گیا
ٹھنڈا طعام کرکے عبث کیجیے بے مزہ　　بسم اللہ آپ تو کریں وہ آ ہی جائے گا
بولے حسینؑ کتنا عجب یہ خیال ہے
میرا بِلا حبیبؓ کے کھانا محال ہے

(۲۷)

بولے رسولؐ سچ تو ہے کہنا حُسینؑ کا　　دعوت پہ صِرف آپ نے مجھ کو بلایا تھا
شبیرؑ کا حبیب تو خود میزباں بنا　　دعوت کے وقت ہوگیا خود گھر سے لاپتہ
دنیا کی رسم ہے نہ خدا لگتی بات ہے
یہ بات میہمان کی سُبکی کی بات ہے

Scanned with CamScanner

www.emarsiya.com

(۲۸)

بولے حسینؑ اے مرے نانا گدا نواز　　اخلاق پر حبیبؒ کے مجھ کو ہے فخر و ناز
وہ ہے نہ حیلہ ساز نہ کوئی بہانہ باز　　گم ہونے میں پھر اُسکے یقیناً ہے کوئی راز
اللہ اپنے حفظ میں رکھے حبیبؒ کو
نانا میں لوں گا آپ سے اپنے حبیبؒ کو

(۲۹)

اخفاءِ راز اب نہ مظاہرؒ سے ہوسکا　　رو رو کے پورا واقعہ حضرت سے کہہ دیا
رنجور و مضطرب ہوئے پیغمبرِؐ خدا　　پوچھا کہاں ہے لاش دکھاؤ مجھے ذرا
کھولی چٹائی باپ کا دل تھا الٹ گیا
دیکھا پسر کا منہ تو جگر ماں کا پھٹ گیا

(۳۰)

پانی لیا نبیِؐ خدا نے وضو کیا　　رخسارۂ حبیبؒ سوئے قبلہ کردیا
پڑھ کر نمازِ ردِّ بلا شاہ انبیاء　　بولے اٹھا کے ہاتھ کہ اے میرے کبریا
تیرے قضا و قدر میں کیا اختیار ہے
یہ مستغیث رحم کا امیدوار ہے

(۳۱)

زیبا فقط تجھے خلق الموت و الحیات　　زندوں سے تو جو چاہے تو خارج کرے ممات
مُردوں نے کی ہے تیری مشیتّ سے اٹھ کے بات　　جو چاہے کر دے قادرِ مطلق ہے تیری ذات
کر اے رحیم جو تری رحمت کو ہو حبیب
مالک حبیبؒ ہے ترے محبوب کو حبیب

شفق

بے لوث چاہتیں

Scanned with CamScanner

www.emarsiya.com

(۳۲)

لے کر خلوص، دل سے چلی اِس طرف دعا　　نظریں بچھا کے بابِ مراد اس طرف کھلا
حرکت ہوئی حبیبؑ کے ہاتھوں کو برملا　　پڑھ کر درود آنکھوں کو ملتا ہُوا اٹھا
جھک کر نبیؐ نے شکر کا سجدہ ادا کیا
ماں باپ نے وظیفۂ حمدِ خدا کیا

(۳۳)

وجدان میں حسینؑ گلے سے لپٹ گئے　　چھاتی حبیبؑ چھاتی پہ رکھ کر چمٹ گئے
صبر آزما فراق کے لمحات کٹ گئے　　دکھ درد کے جو چھائے تھے بادل وہ چھٹ گئے
دو چاہتوں کی نوک پلک ایک ہوگئی
یوں دل ملے کہ روح تلک ایک ہوگئی

(۳۴)

کالی تھی شب، سحر کا سپیدا ہوئے حبیبؑ　　مثلِ ہلالِ عید ہُویدا ہوئے حبیبؑ
اب اور بھی حسینؑ کے شیدا ہوئے حبیبؑ　　کہتے تھے سب دوبارہ یہ پیدا ہوئے حبیبؑ
میّت سجا تھی محفلِ تولید ہوگئی
چھپ کر طلوع چاند ہوا عید ہوگئی

(۳۵)

راہ طلب کا حق ہے کہ مقدور تک چلیں　　حالات کا سفر ہے ذرا دور تک چلیں
بااختیار صابر مجبور تک چلیں　　اس روزِ عید سے شبِ عاشور تک چلیں
یہ شب جِلائے عزمِ شہادت کی رات ہے
یہ کربلائیوں کی عبادت کی رات ہے

Scanned with CamScanner

(۳۶)

شیدائیوں کو خیمے میں سرور جمع کیے   کہتے ہیں یہ چڑھائی ہے تنہا مرے لئے
ان کو غرض کسی سے نہیں آپ جائیے   یہ کہہ کے شہ نے خیمے کے گل کر دیئے دیئے
سناٹا رات کا ہے چلے جائیں آپ لوگ
میرے لئے نہ تیر و سناں کھائیں آپ لوگ

(۳۷)

بچوں کو میرے ساتھ لئے جاؤ دوستو   عونِ علی تم عون و محمد کو ساتھ لو
قاسم سنبھالو چچیوں کو ماؤں کو بہنوں کو   بھائی حبیبؑ کم سنوں کی رہبری کرو
اکبر تم اپنی پھپھیوں کو لے جاؤ اپنے ساتھ
عباسؑ کی سکینہ رہے گی چچی کے ساتھ

(۳۸)

میرے کہے کو آپ جو سچ کر دکھائیں گے   ان غمزدوں کو رنج و تعب سے بچائیں گے
بچے ہمارے سیلیاں کھانے نہ پائیں گے   ہو کر حرم اسیر نہ پھر شام جائیں گے
پھر چادریں سروں سے اتاری نہ جائیں گی
بازاروں میں یہ دردکی ماری نہ جائیں گی

(۳۹)

کہنے لگے یہ حضرتِ عباسؑ نیک نام   بابا مرے امام تھے ہیں آپ بھی امام
سقائے کربلا مجھے کہتے تھے وہ مدام   اب کربلا کو چھوڑ کے جائے کہاں غلام
بابا نے جس کے ہاتھ پہ رکھا تھا میرا ہاتھ
واحسرتا کہ کھینچ لیا اس نے اپنا ہاتھ

Scanned with CamScanner

www.emarsiya.com

(۴۰)

کہنے لگے حبیبؓ کہ میں راہبر نہیں　　جز کربلا حبیبؓ کا اب کوئی گھر نہیں
عقبیٰ بغیر اب کوئی اپنا سفر نہیں　　اسود سرشت ہوں حجرِ دربدر نہیں
مرکر یہ زندگی بھی اِسی در کی بات ہے
جاؤں کہاں امام کی محشر کی بات ہے

(۴۱)

کوئی گیا عزیز نہ انصار ہی گئے　　جانا جنہیں تھا آج سے پہلے ہی جاچکے
تھے کتنے حق شناس صحابی حسینؑ کے　　شمعیں جلیں تو اپنی جگہ سب جے ملے
فرمایا شہ نے جیسے ہیں اصحاب میرے ساتھ
اصحاب ایسے تھے نہ علیؑ و نبیؐ کے ساتھ

(۴۲)

پیشانیِ فلک پہ کھنچی صبح کی لکیر　　پانی نہ تھا تو کرکے تیمّم جوان و پیر
شامل ہوئے صفوں میں مُسنِ ہوں کہ ہوں صغیر　　قائم اِدھر نماز برستے ادھر سے تیر
جانباز دو کھڑے تھے جماعت کے سامنے
اس شان کی نماز ادا کی امام نے

(۴۳)

اسلام، مسلموں کا یہ دیں یہ دھرم بھی دیکھ　　سجدے بھی دیکھ سجدوں پہ تیرِ ستم بھی دیکھ
ان حافظِ صلواۃ شہیدوں کا دم بھی دیکھ　　اعمالِ صالحہ کا ثباتِ قدم بھی دیکھ
کردی فزوں نماز کی عزت حمیدؔ نے
روئے حبیبؓ کی تھی جو رحلت حمیدؔ نے

Scanned with CamScanner

(۴۴)

ہنگامِ ظہر کہنے لگے یہ بنِ رسولؐ یہ وقت ہے نماز کا اے غافل وجہول
بولا کوئی تمہاری عبادت ہے سب فضول (معاذ) بے بیعتِ یزید نمازیں نہیں قبول (معاذ)
یہ سخت بات، ضبط ہو کیسے حبیبؓ سے
ظالم کو ماری سر پہ سروہی قریب سے

(۴۵)

اوچھا تھا وار بچ کے وہ ظالم نکل گیا لشکر تمام ابن مظاہر پر پل پڑا
چالاک و چست کتنا فرس تھا حبیبؓ کا زد سے نکل کے دشمنوں کو زد پہ لے لیا
بیٹھے فرس پہ تن کے جواں ہوگئے حبیبؓ
اب شامیوں کے دشمنِ جاں ہوگئے حبیبؓ

(۴۶)

تھی سامنے حبیبؓ کے جمعیتِ کثیر لاکھوں جواں اُدھر تھے اِدھر ایک وہ بھی پیر
کہتے تھے کوئی ہو نہ ہو اللہ ہے نصیر نکلی تڑپ کے میان سے شمشیرِ بے نظیر
فتنہ گرانِ شام کے سر کاٹنے لگی
آوردگانِ نام کے سر کاٹنے لگی

(۴۷)

جب شامیوں پہ تیغ کی دیکھی جھنک پٹک چھپنے سما کے اوٹ گئی پیریٔ فلک
جاکر زمیں کی آخری تہ میں چھپی سمک اک نہر خوں کی کاٹ دی نہر فرات تک
سب سے گلے جو ملتی تھی شمشیر ہر طرف
لاشوں کا اور سروں کا لگا ڈھیر ہر طرف

Scanned with CamScanner

www.emarsiya.com

(۴۸)

انبوہ اشقیا کا تھا لڑتے کہاں تلک شانے گئے تھے موذیوں سے لڑتے لڑتے تھک
اب ہاتھ میں نہ لوچ نہ تلوار میں لچک کرنے لگے اب ان پہ عدو وار بے دھڑک
سر پر کسی تمیمی کا گرزِ گراں لگا
زیں سے گرے جو سینے پہ زخمِ سناں لگا

(۴۹)

کوفے پہنچ گیا جو اسیروں کا قافلہ قاتل نے سر حبیبؓ کا حاکم سے لے لیا
گردن میں اپنے اسپ کے لٹکا کے لے چلا اس طرح پورے شہر میں وہ گھومتا پھرا
فرزند نے حبیبؓ کے پہچانا باپ کو
رو کر تباہ حال کیا اپنے آپ کو

(۵۰)

بچے نے اس شقی سے جو سر مانگا باپ کا پوچھا کہ سر یہ لے کے بھلا تو کرے گا کیا
بولا کہ اپنے باپ کا مرقد بناؤں گا وہ بولا تیرا باپ تو تھا باغیِ خدا (معاذ)
اور باغیوں کا دفن و کفن بھی روا نہیں
بیٹے کو ہائے باپ کا سر بھی ملا نہیں

(۵۱)

اسلام کیا اثر کوئی ظالم نظام ہے وہ جس میں دفنِ مردِ مخالف، حرام ہے
یہ دیں سلامتی کے اصولوں کا نام ہے میّت کا پورا پورا یہاں احترام ہے
اسلام کی رگوں کا رواں خون ہے حبیبؓ
اب روضۂ حسینؑ میں مدفون ہے حبیبؓ

Scanned with CamScanner

www.emarsiya.com

(۵۲)

اب عظمتِ حسینؑ کا ضامن یدِ حبیبؓ
ہے سطوتِ حسینؑ کی قامت قدِ حبیبؓ

شبیرؑ کی حدود میں ہے سرحدِ حبیبؓ
شبیر خود سلامتیِ مرقدِ حبیبؓ

یہ مقتلِ حسینؑ ہے وہ مرقدِ حسینؑ
دونوں طرف ہے دائمیِ سرمدِ حسینؑ

......☆......

قطعہ

روضۂ شبیرؑ ہے دونوں جہاں میں انتخاب
جس کی رکھوالی پہ ہیں مامور دو دو آفتاب
مستقل ہیں مستعد مغرب میں پہرہ پر حبیب
اور پہرہ دار مشرق میں براہیم الحجاب

......☆......

سلام

عشقِ اہلبیت میں سرشار اصحاب حسینؑ
کر گئے بحرِ مودت پار اصحاب حسینؑ

جان دی چھوڑا نہ دامانِ حسینؑ ابنِ علیؑ
کر گئے آلِ نبی سے پیار اصحاب حسینؑ

سرزمینِ کربلا پر سر کٹایا سو گئے
کرکے سر ہر منزل دشوار اصحاب حسینؑ

ان کے ہوتے کوئی حربہ شہ تک آسکتا نہ تھا
بڑھ کے دل پر روکتے ہر وار اصحاب حسینؑ

سوئے اصغر آنے سے پہلے ہی تیر حرملہ
کرتے قلب حرملہ کے پار اصحاب حسینؑ

رکھنے دیتے کب لحد میں باپ کو بیٹے کی لاش
یاد آئے تھے بہت غمخوار اصحاب حسینؑ

کان میں گونجی ہوئی ہے استغاثے کی صدا
کیا کریں ہیں موت سے لاچار اصحابِ حسینؑ

شاہ پر سو جان سے ہر بار یہ قربان ہوں
زندگی پائیں اگر سو بار اصحابِ حسینؑ

بڑھ رہی ہیں روز افزوں کربلا کی رونقیں
اے اثر ہیں آج بھی بیدار اصحابِ حسینؑ

Scanned with CamScanner